قرآنی بیان

ہابیل وقابیل

(پارہ:06، سورۂ مائدہ:27)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

22 مئی 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 04 ذوالحجۃ الحرام شریف 1447ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
22 مئی، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 04 ذوالحج شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 06، سورۂ مائدہ: 27)

ہابیل و قابیل

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. ہابیل و قابیل کی قربانی — صفحہ: 05

✿.. قربانی کو قبولیّت کے لائق بنانے کے طریقے — صفحہ: 10

✿.. قربانی اور تقویٰ کے تقاضے — صفحہ: 14

✿.. حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایک مبارک کیفیت — صفحہ: 19

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ

ترجمہ: اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرنا اور مجھ پر درود شریف پڑھنا غُربت دور کرتا ہے۔[1]

عرشِ بریں تک چرچا تیرا | شمس و قمر ہیں صدقہ تیرا
اے ماہِ کامل حُسنِ تمام | خیرُ البَشر پر لاکھوں سلام
جُود و سخا کا پرچم تُو ہی | زخمِ جہاں کا مرہَم تُو ہی
مُشکل کُشائی تیرا ہی کام | خیرُ البَشر پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:27)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:135۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی، تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کردوں گا۔ (پہلے نے) کہا: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سُنَّتِ ابراہیمی کی ادائیگی یعنی قربانی کے اَیّام بالکل قریب آ چکے ہیں، گلیوں اور گھروں سے جانوروں کی آوازیں، چہل پہل سُنائی دینے لگی ہے، بارَونق سماں ہے، جو خُوش نصیب قربانی کی سَعادت حاصِل کریں گے، اللہ پاک ان کی کوششیں قبول فرمائے اور جو بیچارے اس سال نہیں کر پارہے، رَبِّ کریم انہیں بھی توفیق بخشے، طاقت دے، تاکہ وہ بھی قربانی کی سعادت پایا کریں۔

قربانی کے فضائل

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان سیدہ عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا عَمِلَ اِبْنُ آدَمَ یَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ

ترجمہ: یومِ نَحْر (یعنی قربانی کے دِن) اللہ پاک کے ہاں آدمی کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل خُون بہانا (یعنی قربانی کرنا) ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاَشْعَارِهَا

ترجمہ: بیشک روزِ قیامت قربانی کا جانور اپنے سینگوں، کُھروں اور بالوں سمیت آئے گی۔

وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

ترجمہ: بیشک قربانی کے جانور کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے، (قربانی کرنے والا) اللہ پاک کے ہاں اُونچا مقام پالیتا ہے، پس خُوش دِلی سے قربانی کرو...!![1]

ایک مرتبہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے پُوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانی کیا ہے؟ فرمایا:

سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام

ترجمہ: یعنی قربانی تمہارے والِد حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی سُنّت ہے۔

صحابہ نے پوچھا: اس میں ہمارے لیے کیا اَجر ہے؟ فرمایا:

بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ

ترجمہ: یعنی قربانی کرنے والے کو قربانی کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا کی جاتی ہے۔[2]

نشانی ہے وفا کی اور اِک نعمت ہے قربانی
خُدا کے دوست ابراہیم کی سُنّت ہے قربانی
مسلمانو! کبھی قربانی سے پیچھے نہیں ہٹنا
وقارِ دِین ہے، اسلام کی شوکت ہے قربانی

اللہ پاک ہمیں خُوش دِلی کے ساتھ قربانیاں کرنے اور حکمتِ عملی کے ساتھ غریبوں، بے کسوں، یتیموں وغیرہ میں ان کا گوشت بانٹنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3126۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3127۔

ہابیل و قابیل کی قربانی

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:6، سورۂ مائِدہ میں ہابیل اور قابیل کی قربانی کا ذِکر ہوا ہے۔ یہ دونوں حضرت آدم علیہ السَّلام کے بیٹے تھے، قابیل پہلا بد نصیب ہے جس نے انسانوں کی تاریخ کا سب سے پہلا گُناہ کیا، یہی پہلا مُشرِک بھی ہے، پہلا قاتِل بھی ہے۔

حضرت ہابیل جو نیک انسان تھے، ان کا اور بد نصیب قابیل کا کسی بات میں جھگڑا ہوا تھا۔ اس جھگڑے کا حل حضرت آدم علیہ السَّلام نے یہ نکالا کہ تم دونوں قربانی کرو! جس کی قربانی قبول ہو گئی، وہ درست ہو گا، جس کی قبول نہ ہوئی، وہ غلطی پر ہو گا۔

اس دَور میں دَسْتُور یہ تھا کہ جس کی قربانی قبول ہوتی، آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھا جاتی تھی، جو قبول نہ ہوتی، اسے چھوڑ دیتی تھی۔

چنانچہ حضرت ہابیل اور بد نصیب قابیل دونوں نے قربانی کی، حضرت ہابیل نے اللہ پاک کی رضا پانے کے لیے بڑی خوش دِلی کے ساتھ ایک بکری ذَبْح کی اور قابیل چونکہ بد باطِن تھا، اس کا دِل پہلے ہی سیاہ تھا، چنانچہ اس نے مَرے دِل سے کچھ گندم راہِ خُدا میں دے دی۔

آسمان سے آگ اُتری، اس نے حضرت ہابیل کی قربانی کو کھا لیا مگر قابیل کی دِی ہوئی گندم کو یونہی چھوڑ دیا۔ یعنی حضرت ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی تھی۔ قابیل جو پہلے ہی دُشمنی کی آگ میں جَل رہا تھا، یہ دیکھ کر اور بھی آگ بگولہ (یعنی غصّے میں لال پیلا) ہو گیا، اب تَو اس نے غُصّے میں آ کر حضرت ہابیل رحمۃُ اللہِ علیہ کو قتل ہی کر ڈالا۔ یہ اس زمین پر سب سے پہلا قتل تھا، اس کے بعد قابیل پہاڑوں پر چلا گیا اور شِرْک میں مبتلا ہو گیا۔[1] یہ واقعہ

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:27-30، جلد:2، صفحہ:385-388 ملتقطاً۔

قرآنِ کریم میں یُوں بیان ہوا:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

(پارہ:6، سورۂ مائدہ:27)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کردوں گا، (پہلے نے) کہا: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں ہمارے لیے کئی سبق ہیں:

(1): قبولِیّت کی فِکْر کیجیے!

سب سے پہلے تو یہ دیکھیے! ہمارے سامنے قربانی کرنے والے 2 شخص ہیں: (1): حضرت ہابیل اور (2): بدنصیب قابیل۔ لیکن قابیل کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔ اس کی قربانی رَدّ کر دی گئی۔ پتا چلا؛ محض قربانی کرلینا کافِی نہیں ہے، اس کی قبولیّت کی فِکْر بھی بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

كُوْنُوْا لِقَبُوْلِ الْعَمَلِ اَشَدَّ هَمًّا مِنْكُمْ بِالْعَمَلِ

ترجمہ: عمل کرنے سے زیادہ عمل قبول ہونے کی فِکْر کیا کرو...!![1]

حضرت فُضَالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے مَعْلُوم ہو جائے کہ میرا ایک

[1] ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخلاص والنیۃ، جلد:1، صفحہ:175، رقم:10۔

ذَرَّہ برابر عمل قبول ہو گیا ہے تو یہ مجھے دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، اس سب سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی قبولیّت بہت ضروری ہے، اگر ہماری ایک بھی نیکی قبول ہو گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اسی کے صدقے بخشش کا سامان ہو جائے گا۔ اگر قبول نہ ہوئی، ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہماری قربانیاں ہمارے مُنہ پر مار دی گئیں، رَدّ کر دِی گئیں تو یقین مانیے! روزِ قیامت انتہائی شرمندگی اُٹھانی پڑ جائے گی۔

سب سے بڑے نقصان میں کون...؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ (پارہ:16، سورۂ کہف:103)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟

❁ جو نمازیں نہیں پڑھتا، وہ بھی نقصان میں ہے ❁ جو روزے نہیں رکھتا، وہ بھی نقصان میں ہے ❁ جو فرض ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتا، وہ بھی نقصان میں ہے ❁ جو واجب قربانی ادا نہیں کرتا وہ بھی نقصان میں ہے مگر یہاں فرمایا گیا: کیا سب سے زیادہ نقصان میں جو ہو گا، اس کے متعلق خبر نہ دِی جائے...! یعنی کوئی ہے جو بے نمازی، روزے قضا کرنے والے، گنہگار سے بھی زیادہ نقصان میں ہے، وہ کون ہے؟ فرمایا:

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾	ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی حالانکہ وہ یہ گمان

1... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخلاص والنیۃ، جلد:1، صفحہ:176، رقم:20۔

کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ (پارہ:16، سورۂ کہف:104)

اَللہُ اکبر! وہ شخص جو سمجھتا رہا کہ میں تو بڑی نیکیاں کر رہا ہوں: ❁ مشقتیں بھی اُٹھاتا رہا ❁ نمازیں بھی پڑھتا رہا ❁ روزے بھی رکھتا رہا ❁ حج بھی کرتا رہا ❁ لاکھوں لاکھ خرچ کر کے ❁ مہنگے سے مہنگے جانور خرید کر قربانیاں بھی کرتا رہا، اس کا گمان تھا کہ میرے پاس تو بہت نیکیاں جمع ہو چکی ہیں مگر جب میدانِ محشر میں پہنچے گا تو مَعْلُوم ہو گا کہ یہ سب نیکیاں تَو برباد ہو گئیں ❁ ان میں تو دِکھلاوا بھی تھا ❁ ان میں تو شہرت کی طلب بھی تھی ❁ ان میں تَو اپنی واہ واہ کی خواہش بھی تھی، ان میں سے کوئی بھی نیکی اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول نہ ہوئی، اب اسے شرمندگی ہو گی، اب یہ حسرت سے ہاتھ مَلتا رہ جائے گا۔ فرمایا: یہ ہے وہ شخص جو سب سے زیادہ نقصان میں ہے کہ عمل کر کے بھی بخشش سے محروم رہ گیا۔

لوگ نیک سمجھتے تھے مگر...

پیارے اسلامی بھائیو! قبولیّت کی فِکْر بہت ضروری ہے۔ ورنہ جانور تَو کیا، اپنا گلا کٹوانا بھی اللہ پاک کی بارگاہ سے رَدّ ہو سکتا ہے۔ ایک دِلوں کو تڑپا دینے والا واقعہ سنیے! **صحابیِٔ رسول حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:** ایک مرتبہ کسی غزوے کا موقع تھا، غیر مسلموں کے ساتھ لڑائی چل رہی تھی۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا، بہت بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا، جس غیر مُسْلِم کو دیکھتا اس پر جھپٹتا اور جہنّم پہنچا دیتا، اس کا جذبہ، بہادری، راہِ خُدا میں جان قربان کرنے کی لگن اور محنت دیکھ کر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو اس پر بہت رَشک آیا۔ کہنے لگے:

يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَجْزَاَ اَحَدُهُمْ مَا اَجْزَاَ فُلَانٌ

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آج جو اَجْر فُلاں بہادر کما لے گا، کوئی اس کے برابر

نہیں پہنچ پائے گا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ سُنا تو فرمایا:

اِنَّهُ مِنۡ اَهۡلِ النَّارِ

ترجمہ: (لیکن) وہ تو جہنمی ہے۔

اللّٰہُ اکبر! آپ اندازہ کیجیے! صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جن کا ایک ایک لمحہ نیکیوں میں گزرتا تھا، سب ولیوں سے بڑے اَوْلیائے کرام جس کے عَمَل پر رشک کررہے تھے، آپ سوچئے اس کا عمل کیسا ہوگا...؟ مگر افسوس! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق سے کیا ادا ہوا؟ فرمایا: وہ تو جہنمی ہے۔

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان تو حیران رہ گئے، کہا:

اَیُّنَا مِنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ اِنۡ كَانَ هٰذَا مِنۡ اَهۡلِ النَّارِ؟

ترجمہ: یعنی یہ (راہِ خُدا میں اس طرح بہادری سے لڑنے والا) بھی اگر جہنمی ہے تو پھر ہم میں سے جنّتی ہو کون سکتا ہے...؟

چونکہ زبانِ رسالت سے ادا ہو گیا تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے اِیمان کی تو مثال نہیں دی جاسکتی، چنانچہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے سوچا کہ یہ شخص ہے تو جہنمی مگر میں یہ تو دیکھوں کہ یہ کرتا کیا ہے؟ چنانچہ وہ اس بہادُر کے پیچھے لگ گئے۔ وہ غیر مسلموں سے لڑائی کر رہا تھا، یہ چھپ کر اس کے پیچھے پیچھے تھے، ایک ایک قدم اس پر نگاہ رکھتے رہے، آخر جب وہ جان کی بازی ہار گیا تو دوڑتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا:

اَشۡهَدُ اَنَّكَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم (آپ نے جو غیب کی خبر ارشاد فرمائی تھی، وہ بالکل سچ

نکلی، لہٰذا) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں۔

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے پُوچھا: مُعَاملہ کیا ہوا ہے؟ کہا: میں اس بہادر کے ساتھ ساتھ رہا، وہ جنگ میں بہادری سے لڑتا رہا، لڑتا رہا، آخر اسے زخم آئے، وہ اپنے زخموں کا دَرْد برداشت نہ کرسکا اور خُود کشی کرکے مر گیا۔

یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ۔ وَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ، فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ، وَھُوَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: بعض دفعہ آدمی لوگوں کے خیال کے مطابق جنتیوں والے عمل کر رہا ہوتا ہے مگر وہ جہنمی ہوتا ہے اور بعض دفعہ لوگوں کے خیال کے مطابق جہنمیوں والے عمل کر رہا ہوتا ہے جبکہ وہ جنّتی ہوتا ہے۔[1]

جانتا ہے بارگاہِ حق کے آئین و اُصول؟
دِل کے ٹکڑوں کی یہاں پر نذر ہوتی ہے قبول

قربانی کو قبولیّت کے لائق بنانے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! لاکھ، 2لاکھ، 10 لاکھ کا جانور نہیں بلکہ وہ شخص (جو حقیقت میں مُنَافِق تھا)، خُود میدانِ جنگ میں اُترا ہوا ہے، تلوار چلا رہا ہے، جان ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہے اور غیر مسلموں کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ رہا ہے، اس کے باوُجُود وہ جہنّم کا حقدار ہوگیا۔ سوچیے! ہماری معمولی سی قربانی کیوں رَدّ نہیں کی جاسکتی...!!

---

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ خیبر، صفحہ:1053، حدیث:4207۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قربانی بھی کریں، لازمی کریں، ضرور بالضرور کریں، اس کے ساتھ ساتھ اس کی قبولیت کی فِکْر میں بھی لگ جائیں۔

(2): تقویٰ اختیار فرمائیے!

اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:27)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔

پتا چلا؛ قربانی کو قبولیت کے لائق بنانے کے لیے تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے۔

اہتمام کس بات کا کریں...؟

یہاں میں ایک بات کی طرف تَوَجُّہ دِلانا چاہوں گا؛ قربانی میں 3 چیزیں ہیں:(1): قربانی کا گوشت (2): خُون (3): تقویٰ۔ قرآن کا دستور دیکھیے کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْؕ (پارہ:17، سورۂ حج:37)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیزگاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی ہے۔

یعنی گوشت تَو وہ ہے جو ہم کچھ بانٹ دیں گے، کچھ پکائیں، کھائیں گے، قربانی کا خُون زمین چُوس جائے گی، ایک تقویٰ ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر قبولیّت کا دَرَجہ پائے گا۔

افسوس! اب ہمارے حالات یوں ہو گئے ہیں کہ وہ چیزیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں

نہیں پہنچیں گی، اُن کا خُوب اہتمام ہوتا ہے: ❁ جانور خریدتے وقت دیکھا جاتا ہے کہ اس کا وَزن کتنا ہے؟ ❁ گوشت کتنا نکل آئے گا ❁ اب تو مُوَیشی منڈی میں ترازُو بھی رکھنے لگے ہیں، باقاعِدہ جانور تَول کر لیا جاتا ہے ❁ قربانی کرنے کے بعد آپس میں تبصرے بھی ہوتے ہیں: تمہارے جانور کا کتنا گوشت نکلا؟ ہمارے جانور کا گوشت اتنا نکلا! ❁ گوشت بنانے سے متعلق قصّاب کو نصیحتیں ہوتی ہیں: بوٹیاں چھوٹی چھوٹی اور گول گول بنانا ❁ باورچی خانے میں فرمائشیں کی جاتی ہیں: آج قورمہ بنالَو! آج بیف پلاؤ بنالو! ❁ فریج وغیرہ میں گوشت سٹور (**Store**) کر لیا جاتا ہے ❁ بازاروں میں قیمہ کرنے والی مشینیں بھی لگ جاتی ہیں ❁ قربانی کے دِن آنے سے پہلے ہی مرچ مصالحہ جات خرید لیے جاتے ہیں کہ عید آرہی ہے، گوشت پکانا ہے ❁ دوست یار مِل کر باربی کیو کی پارٹیاں بھی کرتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ سب اہتمام کرنا غلط ہے یا گُناہ ہے۔ نہیں...!! یہ سب اہتمام بالکل جائِز ہیں، قربانی کا گوشت کھانا چاہیے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے۔ (1)

مگر میں تَوَجُّہ یہ دِلانا چاہ رہا ہوں کہ یہ وہ چیز ہے جس کے متعلق قرآن نے صاف فرمادیا:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا (پارہ:17، سورۂ حج:37)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں۔

یعنی وہ چیز جو قبولیت کا معیار نہیں ہے، اس کے لیے تو ہم اتنے سارے اہتمام کرتے ہیں۔ اب وہ چیز جو قبولیت کا معیار ہے، جس کے متعلق فرمایا گیا:

وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ (پارہ:17، سورۂ حج:37)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی ہے۔

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:119۔

یعنی تقویٰ؛ اس کے متعلق ہم کیا اہتمام کرتے ہیں... ؟

ہم اور ہماری بے احتیاطیاں

افسوس! بہت ساروں کی اس جانِب بالکل تَوَجُّہ ہی نہیں ہوتی ❁ جانور جو اللہ پاک کی راہ میں قربان ہوں گے، انہیں ایسی ایسی تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں کہ بَس اللہ پاک کی پناہ...!! ❁ ایک ہی گاڑی میں کافِی سارے جانور لوڈ (**load**) کر دیتے ہیں، بے چاروں سے ٹھیک طرح کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا ❁ گاڑی سے اُتارتے وقت بہت سخت انداز ہوتا ہے ❁ جانوروں کو کھینچا جاتا ہے ❁ بعض دفعہ گھر لانے کے بعد جانور بچوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں، بچے انہیں گلیوں میں بھگاتے پھرتے ہیں ❁ جانور پالنا بھی ایک فَن ہے، عموماً ہم لوگ جانور پالتے نہیں ہیں، قربانی کے موقع پر گھر جانور آتے ہیں، اب ان کے چارہ پانی کا خیال رکھ پانے کی سمجھ پُوری نہیں ہوتی، بعض دفعہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے جانور بیمار بھی ہو جاتے ہیں ❁ پھر جانور باندھنے کا ہمارا اِسٹائِل (**Style**)؛ گلیوں ہی میں باندھ دیں گے ❁ اُونٹ یا گائے خریدی، چُونکہ جناب صاحِب قربانی کر رہے ہیں، لہٰذا گلی کی دونوں جانِب قناتیں لگ جائیں گی، راستہ بند ہو جائے گا، آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی رہے گی ❁ قربانی کرتے وقت خُون یونہی گلیوں میں بہا دِیا جاتا ہے، آنے جانے والوں کو گزرنے میں پریشانی ہوتی ہے ❁ اَوجھڑی اور آنتیں وغیرہ جو پھینکنے کے حصّے ہوتے ہیں، وہ یُونہی پھینک دیئے جاتے ہیں، حالانکہ میونسپل (**Municipal**) والوں کی جانِب سے باقاعِدہ نوٹس جاری کیے جاتے ہیں، اس کے باوُجُود لوگ احتیاط نہیں کرتے ❁ افسوس! قربانی والے دِن قربانی کرتے ہوئے بھی ہماری نمازیں قضا ہو رہی ہوتی ہیں ❁ دوست احباب مِل کر جب عید ملن پارٹی رکھتے ہیں تو میوزک (**Music**) بھی بجتا ہے، گانے باجے بھی سُنے

جاتے ہیں اور بھی گُناہوں کا سلسلہ ہوتا ہے۔

افسوس! یہ ہمارے تقویٰ کا حال ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب ایک جیسے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایک سے ایک متقی، پرہیزگار بھی ہمارے معاشرے ہی میں موجود ہیں۔ البتہ! بے احتیاطیاں کرنے والوں کی بھی بڑی تعداد ہے۔

قربانی اور تقویٰ کے تقاضے

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں صاف فرما دیا گیا:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:27)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔

یہ آیت ہمیں سبق دے رہی ہے کہ اپنی قربانی کو قبولیت کے لائق بنانے کے لیے تقویٰ کے تقاضوں پر عمل کرنا ضروری ہے، مثلاً ❁ قصّاب کے ساتھ مُعاملہ طے کرنے میں **اِجارے کے شرعی اُصول** پیشِ نظر رکھیے! ❁ قصّاب کی اُجرت پُوری پُوری بَروقت دے دیجیے! ❁ قربانی کے جانور باندھنے اور قربانی کرنے کے لیے عوامی راستے بند مت کیجیے! ❁ گلیوں میں خُون یُوں ہی بہتا مت چھوڑیئے! خُون بہہ کر گلی میں چلا بھی جائے تو اسے اچھی طرح دَھو کر راستہ صاف کر دیجیے! ❁ اَوجھڑی اور جانور کی آنتیں، پیٹ سے نکلنے والی گندگی وغیرہ یُوں ہی گلی میں نہ ڈالیے! بلکہ میونسپل کمیٹی (**Municipal Committee**) والوں کی ہدایات پر عمل کیجیے! ❁ غرض قُربانی کرنے میں طہارت اور پاکیزگی، صَفائی سُتھرائی کا پُورا خیال رکھا جائے ❁ اِجتماعی قُربانی کی صُورت میں گوشت کی تقسیم شرعی اُصولوں کے عَین مُطابِق کی جائے، کسی کا بھی حق ضائع نہ ہونے دیا جائے ❁ قُربانی کی کھال دینے کا اگر کسی سے وعدہ کیا ہے تو اُسے بار بار چکر نہ لگوائیے! ❁ بعض نادان قُربانی کی آڑ میں مَعَاذَ اللہ!

جماعَت چھوڑتے بلکہ بعض تو نمازیں ہی قضا کر ڈالتے ہیں، اُن کے بہانے ہوتے ہیں کہ ❁ قَصّاب دیر سے آیا تھا ❁ قربانی کرتے کرتے جماعت گزر گئی ❁ کپڑوں پر خُون لگا تھا، اس لیے نماز ہی قضا ہو گئی وغیرہ، غرض ہر وہ کام جو گُناہ ہے یا جس کی وجہ سے گُناہ میں جا پڑنے کا اندیشہ ہے، اُس کام سے بچنا تقویٰ کا تقاضا ہے اور قُربانی میں تقویٰ کے تقاضوں پر عمل کرنا قُربانی کو بارگاہِ اِلٰہی میں قُبُولیت کے لائق بناتا ہے۔

دے حُسْنِ اَخلاق کی دولت | کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ کے تقاضوں میں سے ہی ہے کہ قُربانی کرنے میں ❁ جذبۂ اِخلاص بھی ہو ❁ جذبۂ اِیْثار بھی ہو ❁ اللہ پاک کی رِضا کے لیے تَنْ مَنْ، دَھن لُٹا دینے کا عَزْم بھی ہو ❁ جب جانور کے گلے پر چُھری رکھی جائے تو بندہ محبتِ اِلٰہی سے سرشار ہو ❁ دِل ہی دِل میں اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہو مولیٰ! جانور کی قُربانی کا حکم ہوا، میں تیری رِضا کے لیے جانور قُربان کرتا ہوں ❁ اِلٰہی! نفسانی خواہشات کو قُربان کر کے، تیری رِضا والے کام کرنا بھی تجھے مَحْبُوب ہے، مولیٰ! آج سے تیری رِضا کے لیے نَفْسِ اَمّارہ کو بھی مارتا ہوں، آج کے بعد کبھی نفس و شیطان کے بَہکاوے میں آکر تیری نافرمانی نہیں کروں گا ❁ اے میرے پاک پروردگار! آج تیرے حکم سے جانور قُربان کر رہا ہوں، تیری رِضا کے لیے، تیرے دِین کی خاطِر وقت کی بھی قُربانی دیا کروں گا ❁ مولیٰ! جب مؤذِّن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پُکارے گا تو نیند کی، اپنی دُکان کی، کاروبار کی، دُنیوی کام کاج کی قربانی دے کر فوراً مسجد میں حاضِر ہو جایا کروں گا ❁ بلکہ اے میرے پیارے اللہ پاک! نفس کی خواہشات، وقت اور

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

مال و غیرہ تو کیا، تیری رِضا کی خاطِر اگر مجھ سے جان کی قُربانی بھی مانگی جائے تو ہرگز پیچھے نہیں رہوں گا بلکہ

یہ اِک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں | تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں [1]

قبولِیّت کی راہ میں رُکاوٹیں

پیارے اسلامی بھائیو! بہت ساری باتیں ہیں جو راہِ قبولِیّت میں رُکاوٹ بنتی ہیں، ہماری قربانی اور دیگر نیک کام قبول ہو جائیں، اس کے لیے اُن رُکاوٹوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ چند رُکاوٹیں سنیے! قرآنِ کریم میں مُنافقوں سے متعلق اِرشاد ہوا:

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ(۵۴)

(پارہ:10، سورۂ توبہ:54)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور ان کے صدقات قبول کیے جانے سے یہ بات مانع ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کُفر کیا اور وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی مال خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مُنَافقوں کے صدقات، راہِ خُدا میں خرچ کی گئی رقم کچھ بھی قبول نہیں ہے، سب مَرْدُود ہے، کیوں؟ 3 وجہ سے: (1): یہ اللہ و رسول پر ایمان نہیں رکھتے (2): نمازوں میں سُستی کرتے ہیں (3): جو بھی راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، خوش دِلی سے نہیں کرتے۔

(1): اللہ و رسول پر ایمان نہ رکھنا

پیارے اسلامی بھائیو! صدقات اور قربانیاں وغیرہ قبول نہ ہونے کی یہ 3 وُجُوہات

[1]...سامانِ بخشش، صفحہ:152۔

ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! پہلی وجہ سے تو ہم محفوظ ہیں۔ یعنی اللہ پاک کے فضل سے ہمیں اِیمان نصیب ہے، ہم اللہ پاک پر، اس کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر سچّے دِل سے اِیمان رکھتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس پر استقامت نصیب فرمائے۔

(2): نمازوں کا خیال رکھیے!

پیارے اسلامی بھائیو! منافقوں کے صدقات قبول نہ ہونے کی دوسری وجہ اِرشاد ہوئی:

وَلَا یَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَہُمۡ کُسَالٰی (پارہ:10، سورۂ توبہ:54)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور وہ نماز کی طرف سستی وکاہلی سے ہی آتے ہیں۔

پتا چلا؛ نمازوں میں سُستی بھی قبولیّت کی راہ میں بڑی رُکاوٹ ہے۔ افسوس! اب ہمارے ہاں نمازوں کی پابندی کی طرف تَوَجُّہ بالکل کم ہوتی جارہی ہے۔ بالخصوص عید کے موقع پر تو بیچارے امام صاحِب کو نمازی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ پکّے نمازی جو پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرتے ہیں، عید والے دِن وہ بھی میسر نہیں آتے ❁ بعض تو رشتے داروں سے ملنے ملانے کے لیے بیرونِ شہر چلے جاتے ہیں اور ❁ بعض نادان عید کی مَصْرُوفیات کے سبب نمازوں میں سُستی کر جاتے ہیں۔ کاش! ہمیں توفیق ملے، عید والے دِن بھی پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرپائیں۔

حدیثِ پاک میں ہے: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْجَفَاءُ کُلُّ الْجفاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللہِ تَعَالٰی یُنادِی بِالصَّلَاۃِ یَدْعُوْاِلَی الْفَلَاحِ فَلَا یُجِیْبُہٗ

ترجمہ: بے وفائی، پُوری کی پُوری بے وفائی، کُفر اور منافقت ہے کہ آدمی اذان دینے والے کو

سُنے جو نماز کے لیے بُلاتا ہو، فَلاح و کامیابی کی دعوت دے رہا ہو اور وہ اس کی دعوت کو قبول نہ کرے۔[1]

آپ غور فرمایئے! عید والے دِن اذان کی آواز آتی ہے کہ نہیں آتی...؟ بالکل آتی ہے، مؤذِّن صاحِب، امام صاحِب اپنی ذِمَّہ داری نبھا رہے ہوتے ہیں، اذانیں دے رہے ہوتے ہیں، جب ہمیں آواز آرہی ہے، مسجد کھلی ہے تو ہم مسجد میں کیوں نہیں آتے؟ لہٰذا عید والے دِن بھی، آپ جہاں بھی ہوں، اپنی قریبی مسجد میں پہنچ کر لازمی نماز باجماعت ادا فرمالیجیے! دیکھیے نا؛ 5 لاکھ کا جانور خریدا، 5، 10 دِن اس کی خِدمت کی، چارہ پانی ڈالا، اسے سنبھالنے کے لیے نوکر چاکر رکھے، کٹوانے کے لیے قصّاب کی فیس (***Fee***) بھری، کافِی سارے کام چھوڑے، مَصرُوفیات بڑھالیں، اب عید والے دِن جب قربانی کرنی ہے، محض ڈیڑھ، 2 گھنٹے کی محنت (یعنی نمازوں) سے جِی چُرا کر، سُستی دِکھا کر آدمی اپنی ساری محنت کو ضائع کرنے کا سامان کر لے تو یہ کتنا بڑا نقصان ہے۔ میں نہیں، بلکہ قرآنِ کریم کہہ رہا ہے کہ منافق چونکہ نمازوں میں سُستی کرتے تھے، لہٰذا اُن کے صدقات قبول نہ ہوئے۔

اللہ پاک ہمیں نمازوں کی پابندی اور نمازوں کی محبّت نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): قربانی خوش دِلی سے کیجیے!

منافقوں کے صدقات قبول نہ ہونے کا تیسرا سبب ارشاد ہوا:

وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿۵۴﴾	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: اور ناگواری سے ہی مال

[1]...مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجہنی، جلد:6، صفحہ:411، حدیث:16032۔

(پارہ:10، سورۂ توبہ:54)	خرچ کرتے ہیں۔

پتا چلا؛ خُوش دِلی سے صدقہ و خیرات اور قربانی وغیرہ نہ کرنا بھی قبولیّت کی راہ میں رُکاوٹ ہے۔

افسوس! ہمارے ہاں بعضوں کی کیفیت ایسی بنتی ہے کہ قربانی کرنی تو نہیں تھی، چُونکہ مالِکِ نصاب تھا، قُربانی واجِب ہو گئی تھی، لِہٰذا کرنی پڑی...!!

آج کے دَور میں یہ بھی ایک غنیمت ہے کہ چلو اللہ پاک کا حکم مان تو لیا، مالِکِ نصاب ہو گئے تھے، قُربانی واجِب ہو گئی تھی تو اَلحمدُلِلّٰہ! واجِب ادا تو کر رہے ہیں، یہ بھی بڑی بات ہے مگر ہمیں چاہیے کہ قُربانی کر رہے ہیں تو مجبورًا نہیں بلکہ خُوشی خُوشی کریں۔ جب قربانی کر رہے ہوں تو دِل میں خُوشی ہونی چاہیے کہ اَلحمدُلِلّٰہ! آج میں اپنے رَبّ کی رِضا کے لیے قربانی کر رہا ہوں۔

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: قُربانی کا خُون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبُول ہو جاتا ہے، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا پس خُوش دِلی کے ساتھ قُربانی کیا کرو![1]

حضرت اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایک مبارک کیفیت

روایات میں آتا ہے، جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اپنے شہزادے کو مِنیٰ میں لے گئے، انہیں اپنا خواب سُنایا، ارشاد فرمایا:

يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اے میرے بیٹے! میں

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3126۔

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ	نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا
(پارہ:23، سورۂ صفت:102)	ہوں، اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے: جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام یہ فرمارہے تھے تو اس وقت شہزادے کا چہرہ جگمگانے لگا، جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے پُوچھا: بیٹا! کیا بات ہے؟ یہ چہرے پر چمک کیسی ہے؟ جسم پر کپکپی کیوں ہے؟ اب شہزادے کا ذرا جواب سنیے! آپ نے عرض کیا: اَبُّو جان! میں قُربان ہو جاؤں تو اپنے رَبّ کے حُضُور حاضِر ہو جاؤں گا، اِس فانِی دُنیا سے جُدا ہو کر جنّت میں پہنچ جاؤں گا، اللہ پاک نے میرے مُتَعَلِّق یہ حکم اسی لیے تو دِیا ہے کہ وہ رَبِّ کریم مجھ سے راضِی ہے، بے شک رَبّ کے ہاں جو نعمتیں تیار ہیں، وہ اِس دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، اِس سب سے بہتر ہے (بس اسی خُوشی سے چہرہ چمک رہا تھا)۔[1]

عیدِ قرباں جذبۂ ایثار کا اِظْہار ہے
یہ اطاعت کا خلیلُ اللہ کی معیار ہے
ہے یہ تسلیم و رضا کی ایک لافانی مِثال
جان دینے کے لیے فرزند بھی تیار ہے
باپ کا حُسنِ عَمَل، بیٹے کا ذَوقِ اِتّباع
اس مِثالی دَاستاں کا مرکزی کِردار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! قُربانی مجبوری سے نہ کریں بلکہ دِل میں خُوشی ہو، دِل جُھوم رہا ہو، کاش! اللہ پاک کی محبّت دِل میں جوش مار رہی ہو، دِل ہی دِل میں یہ جذبہ اُبھر رہا ہو کہ اللہ پاک نے حکم دیا تو میں جانور رَبّ کے نام پر قُربان کر رہا ہوں، اگر حکم ہو جاتا تو اپنی

1 ...الرقۃ والبکاء لابن قدامۃ، الذبیح عَلَیْہِ السَّلام، صفحہ:84 خلاصۃً۔

جان بھی قُربان کرنے سے ہر گز پیچھے نہ ہٹتا، ایک حسرت ہو دِل میں، دل میں چُبھن سی ہو کہ کتنا خُوش نصیب جانور ہے، اپنے رَبّ کے نام پر قُربان ہو رہا ہے، کاش! میں بھی اپنے رَبّ کے نام پر اپنا سب کچھ قُربان کر جاؤں...!!

یہ اِک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں [1]

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ پاک کے فضل سے ہم قربانی کرنے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ قربانی کو قبولیّت کے لائق بنانے کی بھی بھرپُور کوشش کیجیے! اس کے لیے ہم نے چند کام کرنے ہیں ❁ تقویٰ اپنانا (یعنی گُناہوں سے بچنا) ہے ❁ ریاکاری، رشوت، جھوٹ، گانے سُن کر لذّت اُٹھانے، دوسروں کو دھوکا دینے جیسے بُرے کاموں سے بھی بچنا ہے ❁ نمازوں میں سُستی نہیں کرنی اور ❁ قربانی خُوشی دِلی سے کرنے کی سَعادت پانی ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دینِ متین اور مسلمانوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، ان نیک کاموں میں آپ بھی اپنا حِصّہ شامِل کیجیے! عیدُ الاضحیٰ قریب ہے، عاشقانِ رسول قربانی کی سَعادت پائیں گے۔ التجا ہے! اپنے اپنے جانور کی کھال

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:152۔

دعوتِ اسلامی کو دیجیے! آپ کی دِی ہوئی رقم یا کھال کے ذریعے دُنیا بھر میں دِینی، اِصلاحی، رُوحانی و فلاحی کام کیے جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے گلی محلے میں، اپنے عزیز رشتہ داروں کو فون وغیرہ کرکے بھی اس کی ترغیب دلائیے! اپنی کوشش سے کھالیں جمع بھی کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بھی برکتیں ملیں گی، **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کی، اُسے اُس پر عمل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔[1] اور کھالیں جمع کرنے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خصوصی دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس نیک کام میں خوب خوب حصّہ ملانا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار شریعت موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت Bahar-e-shari'at** ❁ صدرُ الشّریعہ، مولانا اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اِس ایپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اِس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ آپ ایپلی کیشن میں متن تلاش بھی کرسکتے ہیں ❁ سرچ کرنے کے

1 ...ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال... الخ، صفحہ: 628، حدیث: 2671۔

بہترین فیچر موجود ہیں ❁ اردو کی بورڈ کی سہولت ہے تاکہ اپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کرلیجیے! اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: بہتا خون ناپاک ہے اور اگر گوشت کو لگ گیا تو اسے بھی ناپاک کر دے گا۔

وضاحت: قربانی کے دن قریب ہیں، قربانی کرنے کی شرعی احتیاطیں جاننا بہت ضروری ہے، جیسا کہ بعض دفعہ بے احتیاطی سے بہتا خون گوشت کو لگ جاتا ہے جبکہ بہتا خون ناپاک ہے اور جب گوشت کو لگے گا تو اسے بھی ناپاک کر دے گا اور ناپاک گوشت کو پاک کرنا لازم ہے لہٰذا اِس کا خیال رکھنا فرض ہے۔ گوشت بنانے والے پر لازم ہے کہ بلا ضرورت پاک گوشت کو ناپاک نہ کرے۔[1] **فتاویٰ ہندیہ میں ہے:** بہنے والا خون گوشت کو لگ جائے تو گوشت ناپاک ہو جاتا ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... دار الافتاء اہلسنت، ریفرنس نمبر: SAR6982۔
2 ... فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، باب النجاسۃ واحکامھا، الفصل الثانی، جلد: 1، صفحہ: 52۔

نقصان سے حفاظت کا وظیفہ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی جگہ رُکے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرے، اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے، آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فی التعوذ من سوء...الخ، صفحہ:1042، حدیث:2708 خلاصۃً۔